اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۲ | مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — عہ
اضلاع و بیرونجات سے مع محصول ڈاک — عہ۱۱
اردو کا پیونسے زیادہ ایک شخص کے نام فی کاپی — عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

استصواب

آج ہم اپنے معزز اور قدردان ناظرین نور افشاں کی خدمت میں چند ضروری باتیں جنکا ذکر کرنا اور اُنکی نسبت ہر ایک خیر و ترقی خواہ دین مسیحی کی رائے سُننا مناسب خیال کرتے ہیں لکھنا چاہتے ہیں۔ سب صاحبوں کو معلوم ہو کہ پنجاب اور دیگر ممالک ہند میں اُسوقت کہ اُردو اخبارات بہت تھوڑے جاری تھے اور باشندگان ملک کو اخبار بینی کا مذاق روز بروز زیادہ و زیادہ حاصل ہونے لگا تھا ہماری فیاض مشن نے بنظر فایدہ عام اور خصوصاً مسیحی اُردو خوان اشخاص کی روحانی و جسمانی بہتری و ترقی اور باہمی یگانگت و اتحاد و تعارف حاصل ہونے کے لئے اس اخبار کو جاری کیا۔ اور بڑی خوشی اور شکر گذاری کا باعث ہے کہ روز اجراے اخبار سے آجتک اٹھارہ برس کا عرصہ گذرتا ہے یہہ اپنے قدر شناس ناظرین کی نظر میں مقبولیت و عزت برابر حاصل کرتا رہا اور جو کچھ فایدہ اسکے ذریعہ سے مسیحیوں کو خصوصاً اور غیر مسیحیوں کو عموماً پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ جہانتک ہمیں معلوم ہے کہہ سکتے ہیں کہ مسیحی اُردو زبان کا یہی ایک ہفتہ وار اخبار ہے اور اگرچہ اٹھارہ سال کے عرصہ میں غیر مسیحی اُردو اخبارات اس ملک اور دیگر ممالک ہند میں بکثرت جاری ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں لیکن مسیحی اُردو اخبار بجز اسکے کوئی نہیں نکلا۔ اکثر اخبار نکل کے چند روز جاری رہتے اور پھر کسی نہ کسی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں مگر نور افشاں جسدن سے جاری ہوا کبھی ایک نمبر بھی اسکا ناغہ نہ ہوا خواہ کچھ ہی واقع ہوا یا ہو مگر اسکی رفتار میں ذرہ بھر کمی نہوئی اور نہ ہوگی کیونکہ یہہ نور افشاں اُسکے نام سے جاری کیا گیا ہے جسنے فرمایا کہ ”دنیا کا نور میں ہوں“ +

پہلے اسکے صرف آٹھ صفحے تھے اور مسیحی نامہ نگاروں کے مراسلات درج کرنے اور مختلف ملکی واقعات و پولیٹیکل اور سوشیل مضامین اور خبروں کے لکھنے کی گنجایش بہت کم تھی پس اس خیال سے کہ زیادہ مضامین درج ہو سکیں اسکے چار صفحہ اور بڑھائے گئے اور قیمت میں جو پہلے آٹھ صفحہ کے اخبار کے لئے دو روپیہ تھے بارہ صفحہ ہونے پر صرف آٹھ آنہ زیادہ کئے گئے۔ کیونکہ یہہ پرچہ حصول معاش کا ذریعہ نہیں بلکہ نور افشانی کا ایک آلہ سمجھکر قایم و جاری کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ نسبت اگلی اسمیں تھوڑی سی گنجایش ہو گئی ہے مگر ہمارے لایق و فایق مسیحی نامہ نگاروں کا شمار روز بروز ترقی پذیر ہے اُنکے عمدہ و مفید مضامین اسقدر بکثرت ہمارے پاس برائے اندراج اخبار آتے ہیں کہ ہم اُن سبھوں کو جلد شایع کرنیمیں معذور ہیں۔ بعض مضمون دھرا دھرا باسی ہو جاتا لیکن کیا کریں جب دیکھتے ہیں کہ اُس سے پیشتر کے مضامین جو دفتر میں موصول ہو چکے ہیں جبتک شایع نہولیں اُسکا نمبر اشاعت نہیں آسکتا۔ فی الحال ہمارے پاس اسقدر مضامین و مراسلات موجود ہیں کہ اگر سب کو ایک دم

سے درج کریں تو نور افشاں کے پچیس پرچوں کے لئے کفایت کرینگے۔ پس اس صورت میں کیا کرنا مناسب ہی؟ باہمت عنایت فرما یہہ جواب دینگے کہ اخبار کو اور بڑھا دیا جائے بیشک یہہ ہی معقول تدبیر ہی۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ جو مسیحی نامہ نگار اپنا بیش قیمت وقت صرف کرکے مضمون لکھتے اور نور افشاں میں درج ہونیکے لئے بھیجتے وہ یونہیں پڑے رہ جائیں اور شایع نہ ہوں اور راقمان مضامین کی دل شکنی و مایوسی متصور ہو لیکن اگر اسکے چار صفحہ اور بڑھا کر پورا سولہ صفحہ کا اخبار کردیا جائے تو قیمت بھی ضرور بڑھانی ہوگی اور (بجائے) تین روپیہ آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک سالیانہ کے کم قیمت پر ایسا کرنا غیر ممکن ہی۔ اگرچہ اسقدر قیمت بہ نسبت دیگر غیر مسیحی اخبارات کے بہت ہی کم ہو۔ مگر تاہم بایں خیال کہ ایسا نہ ہو کسی کو بوجہ زیادہ قیمت ہونیکے اسکے فوائد عظیم سے محرومی حاصل ہو بغیر ناظرین مسیحی کی کثرت رائے اور اُنکی بالاتفاق منظوری و پسندگی کے ہم اخبار کو نہیں بڑھا سکتے ہیں اگرچہ بدل خواہاں ہیں کہ یہہ بڑھ جائے تو بہتر ہی پس چونکہ یہہ آخری سہ ماہی ۱۸۹۰ء کی ہی اور شروع سال سے اگر کافی اعانت و تائید مسیحیان ملک ہم پہنچ گئی تو اسکے سولہ صفحہ کر دیئے جائینگے ورنہ نہیں ہماری درخواست معزز ناظرین نور افشاں سے یہہ ہی۔ کہ اپنی رائے باصواب سے ہر ایک صاحب بذریعہ پوسٹ کارڈ ہمیں مطلع فرمائیں تا معلوم ہو کہ ہمارے مسیحی ناظرین کی کثرت رائے سے کیا ظاہر ہوتا ہی ◆

ہمارے معزز ہمعصر پیسہ اخبار ۲۰ ستمبر نے جو ایک آرٹیکل بعنوان "ہندوستان میں بچپن کی شادی اور مسٹر مالاباری ایڈیٹر انڈین سپکٹیٹر کی ایجیٹیشن" لکھا ہی بہت معنی خیز اور عمدہ و مفید ہی۔ اگرچہ ہم اس آرٹیکل کے عمدہ خیالات سے باستثنائے چند امورات متفق ہیں تاہم اتنا لکھنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ سینٹ جیمس گزٹ کے معترض ہر کہ "لارڈ رپن اور لارڈ ڈفرن جب گورنمنٹ ہند کی زمام اختیار ہاتھ میں رکھتے تھے اُسوقت اُنکو یہہ ضرورت کیوں نہیں سوجھی۔ اور کیا مسٹر مالاباری کو یاد نہیں کہ انہوں نے لاہور میں ایک لکچر میں بیان کیا تھا کہ اُنہوں نے لارڈ رپن سے درخواست کی کہ اس اصلاح کی تائید میں قانون جاری کریں تو لارڈ موصوف نے جواب دیا کہ مسٹر مالاباری تم مجھکو ایک ایسے جنگل میں لئے جاتے ہو کہ جہاں خطرہ ہی اور مسٹر مالاباری نے جواب دیا کہ میں آپ سے آگے چلتا ہوں آپ میرے پیچھے پیچھے آیئے۔ کیا اب وہی لارڈ رپن یا وہی لارڈ ڈفرن اور وہی لارڈ نارتھ بروک نہیں کہ اُنکو جو کام وہ خود نہیں کرسکتے تھے وہ لارڈ لینسڈون سے کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اور اگر وہ خود ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم میں کسی قومی یا مذہبی بغاوت کے اندیشہ کی وجہ سے دست اندازی نہیں کرسکتے تھے تو اب اُنکو دوسرے کے ہاتھ سے کرانیکی کس طرح جرأت کرتے ہیں" ہمعصر معزز نے بغیر اپنی رائے صائب ظاہر کئے یونہیں چھوڑ دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اُسوقت لارڈ صاحبان موصوف الصدر کا اس معاملہ میں دست اندازی کرنا بحیثیت گورنر جنرلی ہند باموقع نہوتا اور نہ ٹھیک وقت ہی اس ضروری اصلاح کا پہنچ گیا تھا۔ مگر اب کہ خود ملک ہند کے خیر خواہان و مصلحان قوم کا خیال روز بروز اس ضروری امر کی اصلاح کے بارہ میں ترقی کرتا رہا ہی یہانتک کہ بجز چند متعصب اخبارات کے قریباً ہر ایک دیسی اخبار نے اس اصلاح کی ضرورت پر کچھ نہ کچھ قلمبند کیا تو صاحبان موصوفین کا بحالت موجودہ جبکہ وہ گورنر جنرل ہند ہو کر نہیں بلکہ ایک واقف و تجربہ کار از حالات ہند بحیثیت مدبر و صلاح کار ہو کر اُسکی تائید کرنا اور گورنر جنرل حال کو ایسا کرنیکی ضرورت جتلانا نہایت مناسب و معقول بات ہی۔ اب وقت ہی کہ وہ کام جسکو وے درست جانتے تھے مگر بوجوہات چند نہ کر سکے بصلاح و تائید اپنے موجودہ جانشین سے کرائیں۔ ہماری رائے میں کمسنی کی شادی اور بیوگان کو عقد ثانی سے باز رکھنا ہندوؤں کی مذہبی رسم نہیں ہی۔ بنگالی اخبارات جو ہر امر نیک و مفید کے بیں وجہہ کہ وہ سرکار سے مؤید ہو مخالف ہو کر خواہ اُسکو مذہبی رسم سے تعبیر کریں اور لوگوں کو اس پردہ میں مشتعل کریں لیکن یہہ رسم مذہبی نہیں بلکہ سوشیل بگڑی ہوئی حالت ہنود کی نتیجہ ہی۔ ہندوؤں کی قدیم کتب مذہبی میں ایسے نامناسب دستورات کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ غالباً جیسا کہ ڈاکٹر رکمابائی نے ولایت میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں ذکر کیا۔ کہ "ہندوؤں میں اس قبیح رسم کی پہلے بالکل چال نہ تھی بلکہ جب سے مسلمانوں نے ہند پر حملے کرنے شروع کئے تب سے یہہ رسم نکلی ہی"۔ ایسا ہی ہوگا کیونکہ اسکی چند نظیریں تواریخ شاہان حملہ آوران اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ ہم مسٹر مالاباری سے بالذات واقفیت نہیں رکھتے اور نہ ہم شادی صغیرسنی و ترویج عقد ثانی بیوگان کی ممانعت و جواز کے بارہ میں مذہبی خیال پر لکھتے ہیں مگر خیر خواہ ہند ہو کر صاف صاف کہتے ہیں کہ ہند کے عام باشندوں کو لازم ہی کہ اُن باتوں کو جو ملک کے ادبار و اضرار کا باعث ہیں تا مقدور دور و دفع کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوں اور بنگالیوں یا اور متعصب اہل رائے یا کسی ایسے اخبار کی تحریر کو جو امورات بالا کے رائج ہونے میں سد راہ ہو قومی بہبودی کا دشمن جانیں۔ اور اُن بد نتایج پر غور کریں جو آجکل بکثرت بوجہہ صغیرسنی کی شادی اور عدم جواز عقد ثانی بیوگان کے ظہور میں آرہے ہیں ◆

پیسہ اخبار کا یہہ لکھنا بنگالہ کی مسموم تاثیر کو ظاہر کرتا ہی کہ جسوقت سے بنگالہ میں یہہ بات معلوم ہوئی کہ مسٹر مالاباری کو ایسے زبردست حمایتی مل گئے ہیں کہ اب عجب نہیں ہی کہ وہ ہندو لڑکیوں کی بچپن کی شادی اور بیوؤں کی دوسری شادی کی اصلاح میں کامیاب ہو جاوے تو جیسا کہ دستور ہی کہ بنگالہ کے اخبارات ہر ایک نئی بات کے لئے خواہ وہ کیسی ہی اچھی ہو لیکن سرکار کی طرف سے آئی ہوئی معلوم ہو تو مخالفت کو آمادہ ہو جاتے ہیں ویسے ہی اس موقع پر بھی سخت ناراض

ہوگئے ہیں - اور یہہ طوفان بے تمیزی یہانتک پہنچا ہی کہ ایک
اخبار لکھتا ہی کہ "سرکار نے ہندؤں کے پاس کیا خاک
چھوڑا تھا - صرف دھرم ہی دھرم تھا کہ اب اسکو بھی لینا
چاہتی ہی وغیرہ" ہم اپنے ہی خواہ قوم معزز ہندؤں کو صلاح
دیتے ہیں کہ بنگالیوں کے بہکانے اور بھڑکانے سے ہرگز
ایسے کاموں سے جنھیں ظاہرا دینی و دنیوی فائدہ ہو ترک
نہ جائیں - بنگالیوں کا مذہب ہی کیا ہی - وے صرف نام
کے ہندو ہیں اور ایسی باتیں ہندو مذہب کا نام صرف اڑ
کے لئے لیکر اپنی مخالفت میں کامیاب ہونیکی کوشش میں کرتے
ہیں ورنہ اور کچھ نہیں - کیا بنگالیوں کے نزدیک یہہ دھرم کی
بات ہی کہ ملک ہند کی ہزاروں بیٹیاں جو کم سنی میں بیاہی گئیں
اور قبل اسکے کہ وے سن تمیز کو پہنچیں اور جانیں کہ خاوند کسکو
کہتے ہیں اور کیسا ہوتا ہی بیوہ ہو کر رنڈاپے کی غمناک حالت
میں اپنی عمر کاٹیں یا امتحان میں پڑکر خاندان کے ننگ و ناموس
کا پردہ چاک کریں - مرتکب خودکشی ہوں - اسقاط کے گناہ
کبیرہ کرنے پر مبادرت کریں ؟ کون منصف مزاج شخص کہہ سکتا
ہی کہ یہہ دھرم کی باتیں ہیں - بیشک اگر کانگرس قایم و کامیاب
ہوگئی تو نہ صرف دھرم کی یہہ باتیں ترقی پاوینگی بلکہ رسم ستی
وغیرہ بھی پھر از سر نو دھرم کی بات تسلیم کی جا کے جاری ہو
جائیگی - لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہند کی تعلیم و تہذیب کا آفتاب
جو نصف النہار تک ترقی کرتا چلا جاتا ہی ایسی تاریک و تار
رسومات اُسکے مقابلہ میں ہرگز فروغ نہ پائینگی اور روز بروز
دور و دفع ہوتی چلی جائینگی یہانتک کہ اس ملک کے لوگ
تازگی بخش ایام کو دیکھیں گے - اور مصلحان و بہی خواہان اقوام
ہند کے شکرگذار ہونگے اور اُن لوگوں کو جو پبلک کے رفاہ و
بہبودی کے کاموں میں مخل و سدراہ اپنی تحریر و تقریر کے
ذریعہ ہوتے ہیں نفرت و حقارت کے ساتھ یاد کرینگے - اور یورپ
کے ہر دو زبردست فریق کنزرویٹو اور لبرل کے تہہ دل سے
ممنون ہونگے جنہوں نے بقول آریہ درپن اس معاملہ میں
صاف کہا ہی کہ "شرمناک ہی وہ قانون جو اجازت دے
کہ اگر لڑکی کی مرضی ہو تو دس سال کی عمر میں اپنے جسم کی سب
سے قیمتی چیز دیدے - شرمناک ہی وہ قانون جو بیوہ کو اجازت
دے کہ عیاشی کرے اور جایز طور پر دوسری شادی نہ کرے
شرمناک ہی وہ مجلس واضعان قانون جو ایسے لوگوں کو پناہ
نہ دے کہ جو محض اخلاقی اصلاح کی بدولت تکلیف اُٹھاتے ہیں *

راستا

انجیلی یعنی پہلی بشارت

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشان نمبر ۹ سجلد ۱۹)

مذکورہ بالا بیان سے کئی ایک باتیں پایہ ثبوت کو
پہنچتی ہیں (اول) کہ انجیلی بشارت شروع سے یعنی عین
فوراً اگناہ کے وقوع کے بعد آدم زاد کے لئے خدا تعالیٰ کی
طرف سے جاری کی گئی ہی لہذا انجیلی مذہب ۱۹۰۰ سو برس
سے نہیں بلکہ آدم کیوقت سے جاری ہی +

(دوم) کہ انجیلی مذہب تمام ملکوں اور سب قوموں
میں مروج اور جاری رہا تھا اور اب ہی اگرچہ لوگوں نے
اُس اصل پر بہت سی ساختیں بھی چڑھائی ہیں کیونکہ انجیلی مذہب
کی اصل اصول و مرکز قربانی ہی +

(سوم) کہ انسان نے زبردستی و سینہ زوری سے
خدا کی مرضی پر اپنی مرضی کو ترجیح دیکر اور خدا کے حکم سے منحرف
ہوکر اپنے لئے ایک دوسرا طریق و مذہب جاری
کیا ہی - وے اپنے باپ قائن کے نمونہ پر چلتے ہیں - اسمیں
اُنکا بڑا قصور ہی +

(باقی آئندہ)

راقم

(پادری) سی - ادیل - از فیروز پور

ایک محمدی اور عیسائی کے سوال و جواب

مسلمان - کیوں صاحب "آپکی انجیل میں لکھا ہی کہ مبارک
وے ہیں جو صلح کرانے والے ہیں" بات تو اچھی
معلوم ہوتی ہی - لیکن کیا سب جو عیسائی کہلاتے
ہیں ضرور صلح کرانے والے ہیں ؟ +

عیسائی - نہیں صاحب - میں افسوس سے کہتا ہوں
کہ بہت ایسے ہیں جو صرف نام کے عیسائی ہیں اور
اُنمیں کوئی وہ خوبی پائی نہیں جاتی جسکے واسطے
ہمارے خداوند نے مبارک کہا ہی +

مسلمان - تو بھلا یہہ بتلاؤ پھر فرق کیا ہوا اسطرح تو ہمارے
مسلمانوں میں بہت آدمی برائے نام مسلمان
ہیں - تو پھر وہ فضیلت دین عیسوی کی کہاں رہی
جسپر آپ زور مارتے ہو ؟ +

عیسائی - سُن لیجئے - دین کی فضیلت دین کے ماننے
والوں پر منحصر نہیں ہی - بلکہ اُس اصول پر کہ
جسپر وہ دین مبنی ہی - انسان مانے یا نہ مانے
یہہ اُسکی ذمہ داری ہی لیکن اصول پاک اور
صاف اور فضیلت بخش چاہئے - مثلاً میں ادب
اور عاجزی سے اور معافی مانگ کر عرض کرتا
ہوں کہ اہل اسلام میں یہہ اصول صلح کرانے
والا جسکو آپ بھی اچھا جانتے ہو پایا نہیں جاتا +

مسلمان - واہ صاحب - آپ عجب قسم کے آدمی ہو کہ "ہیچمن
و دیگرے نیست" کے مسئلہ پر چلتے ہو - یہہ کسطرح
ثابت کر سکتے ہو کہ اسلام میں صلح کرانے والا
اصول نہیں ہی +

عیسائی - صاحب من - بھلا یہہ بتلائیے کہ اگر ایک فوج
کا سپہ سالار ایک کمزوری میں خود مبتلا ہو
تو اُسکی فوج یا وہ گروہ جو اُسکی پیروی کرتا ہی کب
اُس کمزوری پر غالب ہو کر کامیاب ہوگی +

مسلمان - بیشک یہہ تو سچ ہی کہ رہبر یا سپہ سالار میں وہ خوبی ضرور ہونی چاہیے کہ جو اُسکے پیرؤں میں ہونا ضروری اور مطلوب ہی +

عیسائی - مرحبا - آپکے انصاف پر - لیکن میں تو ادب سے عرض کرتا ہوں - خفا نہونا - جبکہ خود محمد صاحب میں صلح کرانے کی روح نہ تھی - تو اہل اسلام میں کسطرح ہو سکتی ہی +

مسلمان - سنو صاحب - آپ پھر غصہ دلانے والی بات کرتے ہو یا تو یہہ بات ثابت کرو ورنہ پھر ایسی بات اگر مُنہہ سے نکالوگے تو کچھہ اور سُن لوگے *

عیسائی - بھائی صاحب - مینے پہلے عرض کیا کہ میں دل دُکھانیکے واسطے یہہ بات نہیں کہتا - تو اب صاف صاف سُن لو اور ثابت بھی کر لو (عیسائی) کیا یہہ بات سچ نہیں ہی کہ جس آدمی کے دو عورتیں ہوتی ہیں ان ہر دو عورتوں میں صلح اور میل غیر ممکن ہی ؟ +

مسلمان - اس سے تو انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم اسکی خرابی روز دیکھتے ہیں - یہانتک کہ رشک کے سبب زہر کھلانے تک نوبت پہنچتی ہی +

عیسائی - آفریں ! - جب دو عورتوں کی صلح کا یہہ حال ہی - تو جہاں چار یا گیارہ عورتیں ہوں اور وہ حصہ خاوند کی محبت اور اتحاد کا جو ایک عورت خاص اپنے واسطے چاہتی ہی - (اور یہی بھی صحیح کیونکہ یہہ اسکا حق ہی) تو جب وہ محبت یا اتحاد یا جو کچھہ ہو چار جگہہ یا گیارہ جگہہ تقسیم کیا جاوے تو کیا ان عورتوں کے گروہ میں صلح ممکن ہی ؟ - صاحب من کیا آنحضرت کے گیارہ قبیلے نہیں تھے اور مذکورہ بالا بیان کے مطابق ان گیارہ عورتوں میں وہ صلح جسکے معنی آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں قایم رہسکتی ہی ؟ +

مسلمان - خاموش +

عیسائی - بس میرے عزیز مسلمان بھائی اگر سپہ سالار اور رہبر آپکا صلح کے اصول سے واقف نہیں بلکہ برعکس اسکے اپنی خوشی کو پوری کرنیکے واسطے ایک تعداد عورتوں میں جو ذی روح تھیں نفاق اور ناراضگی کا باعث ہوئے تو خدا سے صلح انسان کی کسطرح کرا دینگے - تسلیم - خداوند آپ پر فضل کرے اور صلح کا اصلی مسئلہ جو یسوع مسیح کے وسیلہ دُنیا پر ظاہر ہوا آپ پر بھی پورے طور پر ظاہر ہو اور آپکی صلح خدا کے ساتھہ اُس سچے صلح کرنیوالے کے وسیلہ ہو وے - آمین +

راقم - ایم - ڈی -

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

میں نہایت مشکور ہونگا - اگر آپ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل جوابات سہارنپوری سایل کے ملاحظہ کے لئے درج اخبار فرماویں اور اُس بھائی کو یاد رہے کہ مفصل جواب اسواسطے دیئے نہیں گئے کہ آپ کے سوالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاں کی ہاں ہو - اور نہیں کی نہیں +

جواب

۱ - میری دانست میں نہایت ضروری بات ہی - کہ جبتک خادم الدین کو کسی شخص کی بابت پورا اطمینان اور کامل تعین نہ ہو جاوے کہ اس شخص نے روح القدس کا بپتسما پایا تبتک پانی کا بپتسمہ نہ دوے - کیونکہ یہہ پانی جو بپتسمہ کے لئے استعمال میں آتا ہی گویا ایسا نشان ہی کہ جس سے مسیح کے بھاوے مسیح کے روح کی تاثیر اندرونی ظاہر ہوتی ہی - جہاں گناہ کی معافی ہی وہاں روح القدس کا انعام بھی موجود ہی +

۲ - جو شخص سر نو پیدا نہیں ہوا وہ کسطرح سے مسیح کا عضو نہیں ہو سکتا - بلکہ مسیح نے اُس جواب کو جو نقودیمس کو دیا گیا تھا روح القدس کا کام نہایت ضروری ہی - بلکہ مسیح نے اُنکو بڑی مضبوطی سے بیان کیا - کہ جبتک کوئی سر نو پیدا نہ ہو تبتک وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا - عیسیٰ مسیح نے یہہ ظاہر کیا کہ میں جو خود سچائی ہوں - تم سے سچ کہتا ہوں - کہ جبتک آدمی کا دل آسمانی قدرت سے تبدیل نہ کیا جاوے وہ شخص مسیحی کہلانے کے لایق نہیں ہی +

۳ - وہ پیمانہ روح القدس ہی - دیکھو جب خداوند نے اپنے آسمان پر جانے کی بابت شاگردوں کو کیا فرمایا تھا کہ کچھہ کام نہ کرنا جب تک روح القدس تم پر نہ اُترے - کیونکہ وہ تم کو سب باتوں سے آگاہ کریگی - نئے متلاشی کو اسطرح آزمانا چاہیے کہ آیا وہ انجیل کے اوپر چال چلتا ہی کہ نہیں اور مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہی کہ نہیں - اور انجیل کے اصول والی باتوں سے واقف ہو کر اُن اصول والی باتوں پر اپنے اعتقاد کا اقرار کرتا ہی کہ نہیں - کیونکہ راستبازی کے لئے انسان کو دل سے ایمان لانا ہی - اور نجات کی خاطر منہہ سے اقرار کرنا ہی جب ان باتوں سے اطمینان ہوگئی تب جانو کہ یہہ شخص کلیسیا میں شامل ہونے کے لایق ہو گیا ہی +

۴ - جو سر نو پیدا نہیں ہوا - وہ شخص منادی کے لایق نہیں ہی - نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتوں کو سمجھہ نہیں سکتا جبکہ اُسکا ایسا حال ہی تو وہ اور کسیکو کیا سکھلاویگا انکو مقرر کرنے میں اُن کا قصور ہی جو اسکو مقرر کرتے ہیں یا جسکے وہ ماتحت کام کرتا ہی - اور اُس روپیہ کا وہی ذمہ دار ہوگا - کلام میں صاف لکھا ہوا ہی - کہ جسکو تھوڑا دیا گیا تھوڑا اور جسکو بہت دیا گیا بہت حساب لیا جائیگا +

۵ - روح القدس اور انجیل کے سوا اور کوئی پیمانہ نہیں ہی - دیکھو جو شخص سر نو پیدا ہوا ہو اور اپنے دل میں قایل ہوتا ہو کہ میں اس عہدہ کا کام کر سکتا ہوں - اور اگر ارادہ کرے کہ میں ہر طرح کی سختی کی برداشت کرونگا - اور مسیح کے اعتقاد میں قایم ہو اور چال چلن میں پاک اور بے عیب ہو - اور دینی و دنیاوی تعلیم کا ایسا معلم ہو کہ مخالفوں کا مُنہہ بند کر سکے - علاوہ اسکے اپنا سبائی

* فقیہ ابو اللیث کی روایت کے مطابق محمد صاحب کے چودہ عورتیں اور آٹھ حرمیں تھیں - ایڈیٹر

خطوط سے بخوبی دریافت ہوتا ہو کہ کلام کا سنا وکیسا ہونا چاہئے ✦

۶- ہندوستانی کلیسیا کی روحانی حالت جیسی کہ چاہئے ویسی نہیں ہو ریفارم کی بہت ضرورت ہو ✦

۷- پولوس رسول نے جو تعلیمات اور نصیحتیں اور ترغیبیں تمطاؤس کے خطوں میں دی ہیں۔ ہر ایک خادم الدین انکو پڑھکر جان سکتا ہو کہ میں اپنے فرایض کو کسطرح سے ادا کروں ✦

۸- ہر ایک شریک اور واعظ کا حال دریافت کرنے کے لئے اسکے چال چلن اور روحانی حالت کو دیکھنا چاہئے ✦

۹- جسکا چال چلن نیک ہو۔ خادم الدین کو چاہئے کہ اسکو تعلیم و نصیحت دیوے کہ بہتر نو پیدا ہونا تمہارے لئے عین فرض اور واجب ہو ✦

۱۰- یہہ مناسب نہیں ہو کہ خدا کا سچا منادی اسکے ساتھ جو کہ سچا منادی خدا کا نہیں ہو کام کرے کیونکہ ڈر ہو کہ وہ بھی سست ہو جاوے علاوہ اسکے کلام کی تاثیر لوگوں پر نہ ہوگی۔ اور جسکا ظاہری چلن بُرا ہو کلام کے مطابق کچھہ روز نصیحت کرنا چاہئے اگر وہ نہ مانے تو شیطان کے حوالہ کر دینا چاہئے ✦

۱۱- ہرگز درست نہیں ہو کہ دونوں ملکر ایک جگہہ میں شامل ہوں۔ کیونکہ فوراً انکے مرید ٹھوکر کھاوینگے۔ بلکہ ایسا دیکھنے میں بھی آیا ہو ✦

راقم۔ نظام الدین۔ مدرس

مکرم معظم ایڈیٹر صاحب تسلیم

مندرجہ ذیل مضمون ارسال خدمت ہو اُمید ہو کہ اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں درج کرکے غیر اقوام پر ثابت کریں کہ مسیح کی محبت کی تاثیر نہ صرف بوڑھوں اور جوانوں ہی پر ہو بلکہ بچے بھی اُسکے پاک لہو کے دھوئے جانے سے اس تاثیر کو معلوم کرکے اپنی زندگی سے ثابت کرتے ہیں کہ وے نئے مخلوق اور گویا کسی اَور دُنیا کے باشندے ہیں ✦

"ایک بحری پُر اثر نظارہ کا بیان"

کچھہ عرصہ گذرا کہ ایک انگریزی دُخانی جہاز پر ایک چھوٹا ولق پوش لڑکا ۹ سالہ لورپول (واقعہ انگلستان) سے نیویارک کے بحری سفر میں چوتھے روز ڈھونڈھکر نکالا گیا۔ اور ایک افسر کے پیش ہوا جسکا کام یہی تھا کہ ایسے مقدمات کا فیصلہ کرے۔ جب اُسنے لڑکے سے سوال کیا کہ تو کسطور پر اس درجہ میں بیٹھا ہوا ہو اور تجھکو کون جہاز پر سوار کر گیا ہو تو لڑکے نے (جو کہ خوبصورت اور پیاری شکل کا تھا اور جسکی نظر سے راستی نمایاں تھی) جواب دیا کہ میرا سوتیلا باپ مجھکو لایا ہو۔ کیونکہ وہ مجھکو پال نہیں سکتا اور نہ ہیلیفاکس واقع ملک کینیڈا تک کا میرا کرایہ ہی دے سکتا جہاں میری چچی جو کہ مالدار ہو رہتی ہو اور میں اُسی کے گھر جاتا ہوں ✦

اس افسر نے باوجود اس لڑکے کی دلربا شکل اور راست بیانی کے یقین نہ کیا کیونکہ اُسنے کئی ایک ایسی وارداتیں دیکھی تھیں جنمیں اُسنے دھوکھا کھایا۔ اسلئے اُسکے دل میں اس الزام کا پورا ثبوت تھا کہ ہو نہ ہو یہہ جہاز والوں کا کام ہو جو کہ اُسے کھانا وغیرہ دیتے ہیں۔ لہذا اس بدگمانی میں وہ لڑکے سے بےطرح پیش آیا اور روز بروز مکرر سہ کرر اس لڑکے سے سوال کرتا مگر لڑکا وہی ایک جواب دیتا۔ وہ لڑکا اصلاً جہاز پر کسی سے واقف نہ تھا صرف اُسکا سوتیلا باپ ہی اُسکو خفیہ چھوڑ گیا تھا اور خورش وغیرہ دے گیا تھا۔ آخرکار اس حاکم جہاز نے لڑکے کے اس جواب پر مستقل رہنے کے باعث ہار کر یا بیچارے ملاحوں کو اس جرم کے مرتکب قرار دینے کی غرض سے بیقرار ہو کر ایک روز اسکو گلے سے پکڑ لیا اور گھسیٹتے ہوئے آگے لیجا کر اسکو کہا کہ اگر تو اس وقت سے دس منٹ کے عرصہ میں سچ سچ نہ کہیگا تو میں تجھکو بال کی ڈنڈی سے (جسکو انگریزی میں یارڈ کہتے ہیں) لٹکا دونگا۔ اور اسنے فوراً اسکو اسکے نیچے جہاز کے تختے پر بٹھلا دیا اُسکے چاروں طرف مسافر اور اثنا راہ کے جہازی لوگ اور سامنے بےترس حاکم جہاز ہاتھہ میں (کرونومیٹر)۔ یعنی صحیح وقت کی گھڑی لئے کھڑا تھا اور اُسکے دائیں بائیں جہاز کے دیگر افسران تھے۔ خبر دینیوالا کہتا ہو کہ یہہ ایسا نمایشی نظارہ تھا کہ میں نے پیشتر کبھی نہیں دیکھا۔ کہ اس چھوٹے شریف لڑکیکا زرد و مردانہ و غمناک چہرہ استادہ سر۔ خوبصورت چمکیلی آنکھیں جنسے اشک اسقدر جاری تھے گویا نہر چھوٹ گئی قابل دید تھا۔ معین وقت میں سے آٹھہ منٹ گذرنے پر حاکم نے کہا کہ اب صرف دو منٹ باقی ہیں کہ تمہاری جان تمہارے تن سے جدا کی جائے اور اور اسکو صلاح دی کہ سچ بولکر اپنی جان بچا دے مگر اس لڑکے نے نہایت ہی سادگی اور راستی سے جواب دیا اور درخواست کی کہ مجھکو دعا مانگنے کی اجازت ملے مگر اس حاکم نے سر ہلانیکے سوا اور کچھہ جواب نہ دیا اور ملک الموت کی سی شکل بنائی اور غضب میں آکر اسقدر تھر تھرایا کہ گویا کہ سر کنڈا ہوا سے ہل رہا ہو۔ اس موقع پر سب کی آنکھیں اُسکو تاک رہی تھیں مگر یہہ دلیر شریف بیچارہ آوارہ لڑکا (جسکو کہ خیر خواہوں کی جماعت نے اپنا نہ بنایا اور جسکو اُسکے سوتیلے باپ نے چھوڑ دیا تھا) بڑی فروتنی سے دو زانوں ہو اور ہاتھہ جوڑکر اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اُٹھائیں اور بار بار بآواز بلند خداوند کی دُعا پڑھی اور خداوند یسوع سے التجا کی کہ اے خداوند مجھکو بہشت میں قبول کر۔ اُسوقت کا نظارہ پنتکوست کے دن کو یاد دلاتا تھا۔ سنگدل تماشبینوں کے دل سے بےاختیار سسکی نکلا اور اس حاکم نے آگے بڑھکر لڑکے کو بغل گیر کیا اور بوسہ دیکر اُسکو دعا دی اور اُسکو کہا کہ درحقیقت میں تیرے بیان کو راست پاتا ہوں اور لڑکے کی کمال دلیرے پر کہ اُسنے راستی پر موت کو بھی منظور کیا ہکا بکا ششدر رہ گیا۔ (سائنس آف ڈنائمز) ایہا الناظرین

غور کا مقام ہے کیا غیر اقوام میں سے کسی بوڑھے اور جوان میں اسقدر دلیری اور جرأت ہے جس حال کہ بعض مرتبہ جھوٹھ کو بھی جایز رکھا ہے مگر کیا کہیں ہم خداوند مسیح کی محبت پر کہ اُسنے ہماری عوض موت سہی اور پھر تیسرے روز مُردوں میں سے جی اُٹھکر اپنے آپ کو بہتیری دلیلوں سے زندہ ثابت کیا۔ اور اُسکے ایمانداروں میں وہی زندگی کام کرتی ہے حتی کہ بچے بھی سچائی کی خاطر موت کو زندگی سمجھتے ہیں ۔ بیشک ہمارا خداوند زندہ ہے اور اپنی محبت سے ہمکو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس کون ہمکو اس سے جدا کر سکیگا ✤

کسخل

ایم۔ پال تھورنے۔ ہیڈ ماسٹر مشن سکول ریاست بہاولپور

سرمہ چشم آریہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر جلد ۱۸)

مرزا صاحب نے مقدس متی کی انجیل کے ۲۱ باب کی ۳۳ - آیت کی طرف اشارہ کر کے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے محمد صاحب کی بابت پیشخبری دی ہے اس طرح سے کہ اس تمثیل میں ایک شخص کا ذکر ہے جو بیٹے کے مارے جانے کے بعد آئیگا اور یہہ شخص باغ کا مالک اور نوکروں کا آقا ہے۔ وغیرہ۔ اور اس سے محمد صاحب مراد ہیں ✤

میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ مرزا صاحب کی اس تحریر کا جواب مضمون ہذا کے اختتام پر عرض کروں مگر فی الحال یہہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ گو مرزا صاحب نے اپنی تحریر میں ناظرین کو مغالطے دیئے ہیں اور بے سر و پا باتیں لکھکر دھوکھا دیا ہے۔ مگر انکے بعض دلایل بہت عمدہ ہیں صرف انمیں اتنی کسر ہے کہ وے محمد صاحب پر جم نہیں سکتے ورنہ اور طرح سے وے بالکل راستی پر مبنی ہیں ✤

مثلاً آپ کا یہہ فرمانا کہ خدا تعالیٰ کے "تمام کام کیا روحانی اور کیا جسمانی پریشان اور مختلف طور پر نہیں ہیں جنہیں یوں ہی گڑبڑ اہوا ہے بلکہ ایک حکیمانہ ترتیب سے مرتب اور ایک ایسے باقاعدہ سلسلہ میں بندھے ہوئے ہیں جو ایک درجہ سے شروع ہو کر انتہائی درجہ تک پہنچتے ہیں اور یہی طریق وحدت اُسے محبوب بھی ہے۔ تو اس قانون قدرت کے ماننے سے ہمیں یہہ بھی ماننا پڑا کہ جیسے خدا تعالیٰ نے جمادی سلسلہ میں ایک ذرہ سے لیکر اُس وجود اعظم تک یعنی آفتاب تک نوبت پہنچائی جو ظاہری کمالات کا جامع ہے جس سے بڑھکر اور کوئی جمادی جرم نہیں ایسا ہی روحانی آفتاب بھی کوئی ہوگا۔ وغیرہ" بالکل راستی پر مبنی ہے۔ چنانچہ اگر ہم صرف بنی آدم ہی پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض شخص بعض سے زیادہ نیک اور راست باز نظر آتے ہیں اور جوں جوں ہم تجربہ کریں ہم اس امر کو صاف دیکھینگے کہ ایک سے ایک اعلیٰ نظر آتا ہے۔ لہذا فرض ہے کہ کوئی وجود ایسا ہو جسکی بابت ہم کہہ سکیں کہ اس سے بڑھکر اور کوئی وجود پاکیزگی اور راستی وغیرہ میں نہیں ہے اور جیسا مرزا صاحب نے فرمایا بہت صحیح ہے کہ بنی آدم میں سے صرف ایک ہی شخص ایسا ہو سکتا ہے جو جمیع کمالات ظاہری و باطنی سے مزین اور درجہ اتم الوہیت میں شامل ہو۔ اس امر کو بخوبی سمجھنے کے لئے ناظرین شکل ذیل پر غور فرماویں



فرض کرو قوس اعلیٰ وجود باری تعالیٰ کا ہے اور قوس ادنیٰ وجود مخلوقات کا اب ان دونوں قوسوں کے درمیان وتر مشترکہ ہے۔ وہ قوس اعلیٰ کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھتا ہے جیسا کہ قوس ادنیٰ کے ساتھ اور اسکے وسیلہ سے دونوں قوسیں آپس میں مل جاتی ہیں الغرض مخلوقات میں سے سب سے اعلیٰ وجود ایسا ہوگا جو کہ ذات الٰہی کے ساتھ ایسا ہی ملا ہوا ہو جیسا کہ ذات انسانی کے ساتھ اور اسی کے وسیلہ ذات الٰہی کے فیضوں سے مخلوقات مستفیض ہو کر کمال کیطرف بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے ✤

باقی رہی یہہ بات کہ وہ کون ایسا وجود ہے جسکی بابت ہم کہہ سکیں کہ وہ درجہ اتم الوہیت میں شامل ہے۔ اسکی بابت مرزا صاحب کی یہہ صلاح ہے کہ چونکہ انسان سے یہہ نہیں ہو سکتا کہ موجودات پر فرداً فرداً نظر کرکے معلوم کرے کہ وہ کونسا وجود ہے جسکو یہہ مرتبہ حاصل ہے۔ لہذا کتب الہامیہ[*] کیطرف رجوع کرنا چاہئے کہ وے کس وجود کیطرف اشارہ کرتی ہیں۔ سو مرزا صاحب کا یہہ فرمانا بالکل درست ہے اور میں آپکی صلاح کو قبول کرتا ہوں اور کتب الہامیہ میں سے دیکھتے ہیں کہ وے کس کی طرف اشارہ کرتی ہیں ✤

اول۔ بیان بالا سے ظاہر ہے کہ یہہ وجود مخلوقات اور ذات الٰہی کے درمیان درمیانی ہے چنانچہ ۱ تمطاؤس ۲ باب میں لکھا ہے۔ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے درمیان ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے ✤

اس جگہہ سے بغیر کسی تاویل کے یہہ صاف پایا جاتا ہے کہ خدا اور آدمیوں کے درمیان یسوع مسیح درمیانی ہے۔ اور یہہ ٹھیک ویسا ہی جیسا اوپر ذکر ہوا کہ وتر قوس اعلیٰ اور قوس ادنیٰ کے درمیان ہے[†]۔ اور اسی کے وسیلہ سے ہم فضل

---

[*] نوٹ۔ مرزا صاحب کے نزدیک وے کتابیں جو کہ آجکل مسیحیوں کے ہاتھوں میں ہیں الہامی ہیں اسلئے کہ مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے اثبات کے لئے انہیں میں سے حوالے دیئے ہیں (البتہ قرآن کو بھی وے الہامی سمجھتے ہیں اور اس میں سے بھی کئی جگہہ پر حوالے دیئے ہیں مگر اس وقت قرآن کے الہامی یا غیر الہامی ہونیکی بابت کچھہ ذکر نہیں ہے) لہذا مجھے بغیر اس امر کے ثابت کئے کہ وے کتابیں فی الحقیقت الہامی ہیں حوالجات دینیکا پورا اختیار ہے اور مرزا صاحب کو بے عذر قبول کرنے چاہئیں ورنہ مجھے اُمید ہے کہ مرزا صاحب بعض متعصب محمدیوں کی طرح نہ چلا اُٹھینگے کہ یہہ کتابیں تبدیل ہو گئی ہیں ✤

[†] نوٹ۔ لیکن کیا محمد صاحب پر درمیانی ہونے کی صفت لگ سکتی ہے جنہوں نے صاف صاف اقرار کیا کہ "میرے اعمال بھی مجھے بہشت میں نہیں پہونچا دینگے مگر صرف فضل الٰہی سے رُستگاری پاؤنگا" نیز یہہ کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں جیسا کہ تم بندے ہو مجھ میں اور تم میں صرف یہہ فرق ہے کہ میری طرف وحی آتی ہے۔ اور میں اپنی عقلی باتوں میں غلطی کر سکتا ہوں ✤

پس کیا ایک خاکی وجود کی نسبت جو اپنے اعمال سے خود خدا کے حضور شرمندہ ہے یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ قوس اعلیٰ اور قوس ادنیٰ میں

برفضل پاتے ہیں دیکھو یوحنا ۱ - ۱۶ ÷

نیز یہہ بھی ظاہر ہو کہ ایسے درمیانی میں جو ذات الہٰی اور ذات انسانی سے پورا پورا میل اور موافقت رکھتا ہو انسانی اور الہٰی صفات یا یوں کہیں کہ اسمیں خدا کا کامل عکس اور انسان کامل - کا بھی عکس ہونا ضرور ہو - جیسا کہ وہ تو ہر دو ذاتوں کے ساتھ ملا ہوا ہو - کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دونوں کا مظہر ہو - اسی کے موافق عبرانیوں ۱ - ۳ میں لکھا ہو کہ وہ اُسکے (خدا کے) جلال کی رونق اور اسکی ماہیت کا نقش* ہو - اور ذکریاہ نبی کے صحیفہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہو" اُس انسان پر جو میرا ہمتا ہو - ذکریاہ - ۱۳ - ۷ - نیز یہہ کہ "یہہ میرا پیارا بیٹا ہو جس سے میں راضی ہوں" ÷

پس ان مقاموں سے بغیر تفسیر یہہ صاف صاف روشن ہو کہ مسیح کے حق میں پاک نوشتے یہہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کامل انسان اور کامل خدا ہو - اور یہی صفت درمیانی میں چاہیئے بھی ÷

اب مرزا صاحب کی خدمت میں گذارش ہو کہ آپ اپنی ہی تمیز سے سوال کریں - کہ کیا محمد صاحب ایسے درجے کے لایق ہیں ؟ کیا جو خطاب مسیح کے نئے الہامی کتب میں آئے ہیں اُنکا عشر عشیر بھی محمد صاحب کے حق میں آیا ہو ؟ بلکہ میں یہہ عرض کرتا ہوں کہ جو عزت اور مرتبہ مسیح کا آپ ہی کی کتابوں میں لکھا ہو وہ محمد صاحب کو کبھی حاصل نہ تھا اور نہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اس لایق سمجھا - مثال کے طور پر اتنا عرض کرنا کافی ہو کہ مسیح کی بابت حدیث میں لکھا ہو کہ" سب بنی آدم کو شیطان نے چھوا ہو سوائے مریم اور مسیح کے" نیز قرآن

بقیہ نوٹ - درمیانی کا درجہ رکھتا ہو - مرزا صاحب خود ہی انصاف کریں - لیکن مسیح یہہ فرماتا کہ" میں ہمیشہ وہ کام کرتا ہوں جو باپ کو پسند ہیں" - وہ فرماتا ہو" میں دروازہ ہوں" نیز یہہ کہ" کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس نہیں جا سکتا" ÷

* نوٹ جس لفظ کا ترجمہ نقش ہو اس سے مراد پرت ہم یعنی عکس ہو جیسا کہ مسیح کا پرت ہم پانی میں وغیرہ ÷

میں لکھا ہو کہ" وہ قیامت کے دن عزت والوں میں سے ہو" - محمدیوں کی بعض کتابوں میں لکھا ہو کہ مسیح محض نور ہی تھے ÷

جناب مرزا صاحب کیا آپکی تمیز یہہ گواہی دیتی ہو کہ محمد صاحب مسیح سے اعلیٰ تھے ؟ آپ کے گواہ یعنی کتب الہامیہ تو اسکے خلاف ہیں - وہ تو مسیح کو بڑے زور سے پیش کرتی ہیں - کیا اس تمثیل میں باغ کا مالک اور نوکروں کا آقا محمد صاحب ہو جسکو موت کے وقت فکر تھی کہ کل میں **کہاں ہونگا** ؟ میں آپکو صلاح دیتا ہوں کہ آپ اس تمثیل کو غور سے مطالعہ فرماویں جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس جگہہ باغ کے مالک سے خدا قادر مطلق مراد ہو - نہ کہ خاکی اور گنہگار وجود - ناظرین تمثیل مذکور کو ملاحظہ فرماویں - اسمیں شک نہیں ہو کہ محمد صاحب میں بعض اچھی صفات تھیں - مگر نہ ایسی کہ وے مسیح کی صفات کے ساتھ مقابلہ کی جاویں ÷

آخر میں مرزا صاحب اور اُنکے ہم خیال احباب کی خدمت میں گذارش ہو کہ وے سچّے درمیانی کی پہچان کے لئے خدا سے دُعا مانگیں وہ خود ہدایت کریگا ÷

بندہ فتح مسیح - از بٹالہ

واقعات اور رائیں

ہمارے خیر خواہ قوم و مذہب مولوی مقصد علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر مقیم بھنڈارہ اپنے ایک خط ۲۷ ستمبر میں فرماتے ہیں کہ" میں دو باتیں اور بھی عرض کرتا ہوں جو ایک مدت سے لکھنے کو تھا - ایک تو یہہ کہ آج کل ہندوستان خاموش نہیں ہو - دین مسیحی کی مخالفت میں بڑے جوش و خروش میں ہو - جگہہ جگہہ سے کیا ہندو کیا مسلمان بہت سے رسالے اور کتابیں اور اخبار اردو میں الہٰی دین

کے خلاف لکھ لکھ کر جاری و مشتہر کرتے ہیں جنمیں کتنی باتیں جواب کے قابل بھی ہوتی ہیں - اپنی طرف سے صرف ایک نور افشاں اور اسمیں بھی اکثر جواب دینے کو اُسکے ہی ایڈیٹر - ایسی حالت میں چپ چاپ رہنا مناسب نہ جانکر چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ وند کی مدد سے میں بھی کچھ کچھ لکھا کروں یہہ کیسا نیک ارادہ ہو ؟ کیا اَور بھی مولوی صاحب موصوف کے ہم ارادہ و ہم خیال ایسا کرنیکے خواہاں اور مشتاق ہیں ؟ - اگر ہیں تو وہ بیشک نور افشاں کو اپنے مسیحی قلم و رقم سے مدد دینے میں دریغ نکرینگے اور نور افشاں بہر صورت بڑھکر مسیح کی جلالی انجیلی روشنی ہندوستان کے تاریک و بت پرست ملکوں میں جہانتک رسائی ہو پہنچایگا ÷

کوکب ہند سے ظاہر ہو کہ لنڈن سے خبر ملی ہو کہ ماہ آئندہ میں ڈاکٹر پینٹیکوسٹ کے ہمراہ مسٹر سینکی بھی ہندوستان میں تشریف لانیوالے ہیں - مسٹر سینکی بڑے گویّا ہیں - اُنکا نغمہ سیکڑوں آدمیوں کو فراہم کریگا جو بطور دیگر انجیلی دعوت کے پاس گذرنا نہیں چاہتے - مسیحیوں میں گانا الہٰی عبادت کا ایک اعلیٰ جز ہو بقول مارٹین لوتھر بادشاہ اور شہزادے خود گاتے رہے ہیں نبیوں اور رسولوں اور مقدسوں نے حمد سرائی کی ہو - سچ مچ شیطان اگر کسی چیز سے بھاگتا ہو تو وہ گانا اور بجانا ہو - اسرائیل کا اچھا گانیوالا فرماتا ہو" جاگ اے بین اور بربط کہ میں سویرے جاگونگا" ÷

اخبار انگلشمین لکھتا ہو کہ حضور وایسرائے کے اپنے دورہ میں ایک بات یہہ ہوگی کہ مختلف ریاستوں و لوکل فوجوں کا ملاحظہ فرمائینگے - یعنی پٹیالہ نابہہ جھنید جودھپور جیپور بھرتپور الور اور میواڑ کی رِگیو لیر فوج" درشی پلٹنوں کو حضور کے ہمراہ کرنیل بلس ہونگے ÷

مسٹر ڈبلیو ایس کین ۲۲ - اکتوبر کو انگلنڈ سے بعزم ہندوستان روانہ ہونگے - اور قریب چار مہینے اس ملک میں قیام رکھینگے - انکا زیادہ وقت مدراس پریسڈنسی میں صرف ہوگا - لیکن ارادہ رکھتے ہیں کہ چند دیسی ریاستوں کی

سپرنٹنڈنٹ جنہیں میسور بھوپال اندور گوالیر اور اودیپور میں اگر وقت ملا تو برہما کو دیکھنا بھی ممکن ہی- کلکتہ کے جلسہ کانگریس میں موجود ہونے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں مگر انکا اعلے مقصد اس دورہ میں یہہ ہی کہ پرہیزگاری کو ترقی دیں- مختلف ہائی سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا میں عطلن پرہیزگاروں کو محفوظ کرنے پر خاص توجہ مبذول فرمائینگے اور اُمید کرتے ہیں کہ صیغہ تعلیم کو انگلو ورنیکولر سکولوں کے لئے ایک ٹکٹ بک درباره پرہیزگاری مقرر کیجانیکی تحریک کرینگے جو ڈاکٹر بی ڈبلیو رچرڈسن لکھا چاہتے ہیں*

کوکب ہند اخلاق اور عام تعلیم کی نسبت لکھتا ہی کہ سرکاری افسران سررشتہ تعلیم دل سے کوشش کر رہے ہیں کہ سرکاری مدرسوں اور کالجوں میں اخلاقی تعلیم دی جاے تاہم وہ یہہ چاہتے ہیں کہ وہ تعلیم مذہب سے خالی ہو- ان صاحبان کی یہہ خواہش اور ارادہ بار آور نہ ہوگا- لفظ اخلاقی تعلیم دیکھنے اور سننے میں بہت اچھا ہی لیکن جب مذہب اس سے علیحدہ کیا جائے تب وہ مثل اُس انسان کے ہی جسمیں جان نہیں ہی- کیا کبھی کسی نے سُنا ہی کہ تصویر کے گلاب سے خوشبو نکلی؟ ذرا ہم اس قسم کی اخلاقی تعلیم اپنے بچوں پر آزمائیں اور دیکھیں کہ اس کا اثر کیا ہوگا- لڑکے سے کہو کہ بیٹا نیکی کرو اور برائی نہ کرو- ہماری سمجھ میں اس نصیحت کا وہ اثر ہوگا جیسے ہم گھڑا پانی سے بھرنیکے لئے اوندھا کر زمین پر رکھ دیں اور اوپر سے اُس پر مشکوں سے پانی ڈالیں- لیکن اگر ہم لڑکے کو اپنی گود میں لیکے محبت سے کہیں کہ "بیٹا خدا کی آنکھ تم پر ہر وقت اور ہر جگہہ ہی جو کچھ تم کرتے ہو خدا جانتا اور دیکھتا ہی- وہ بڑا مہربان باپ ہی اور چاہتا ہی کہ ہر ایک انسان اسکی مرضی بجا لاوے- جو کوئی اسکی حکم عدولی کرتا ہی وہ اُسے سزا دیگا- خدا راستوں سے خوش اور ناراستوں سے ناخوش ہی- مسیح گنہگاروں کا نجات دینیوالا ہو اُسنے فرمایا ہی کہ ہر ایک انسان خدا کی مانند پاک بنے- خدا کی روح تمہاری مدد کرنے اور تمکو پاک کرنے پر آمادہ ہی- تم آدمی بھائی ہیں اس لئے چاہئے کہ تم سب کو ایسا پیار کرو جیسا آپکو"- اسکا اثر کا نور اُس تعلیم کو قبول اور اسپر عمل کریگا*

بعض مسیحی بھی سرکار کے اس انتظام پر بڑی واہ واہ کرتے ہیں- لیکن ہماری سمجھ میں شاباشی فضول ہی- کیونکہ اخلاق بلا مذہب مُردہ بلکہ کچھ بھی نہیں ہی- ہم دعوی کرتے ہیں کہ سررشتہ تعلیم کے اس انتظام سے عنقریب یہہ ملک دہریہ پن اور بے دینی سے بھر جائیگا- اور ہزارہا بلکہ لاکھہا جوانان ہند جہنم کی راہ پر بے سوچے سمجھے چلینگے- اس امر میں جوابدہی کس پر ہی؟ روز عدالت میں ان جوانوں کا خون کسکے سر پر ہوگا؟ اے مسیحیو خبردار رہو- کانپتے اور تھر تھراتے ہوئے اپنی خدمت بجالاؤ*

مسٹر روشن لعل بیرسٹر ایٹ لا قوم کایستہہ سکسینہ جنہوں نے حال میں بی بی ہر دیوی کایستہہ بھٹناگر سے شادی کی ہی دونوں ولایت کی سیر کر آئے ہیں اور یہی خاص وجہہ ہی کہ قومی جہالت کی پردہ دری میں انہوں نے پیشقدمی کرکے اچھا نمونہ قوم کایستہہ و دیگر ہنود کے لئے دکھلایا ہی لیکن آفتاب پنجاب لکھتا ہی کہ معلوم نہیں یہہ خبر کہاں تک صحیح یا غلط ہوگی کہ چونکہ دولہا سکسینہ کایستہہ اور دولہن قوم کی بھٹناگر کایستہہ ہیں سو واسطے دیگر کایستہہ صاحبوں نے اس شادی کو بے جوڑ سمجھکر متعاقدین کو ذات سے خارج کر دیا ہی- اگر ایسا ہو تو قوم کایستہہ کی ترقی معلوم- دیکھیں اس معاملہ میں کایستہہ کانفرنس گزٹ کی راے کس ڈائرکشن پر چلتی ہی*

بمبئی میں سوشیل اصلاح ہنود کے متعلق مسٹر جسٹس تیلنگ کے ہاں جلسہ منعقد ہوا- جسمیں یہہ راے قلمبند کی گئی کہ متقدمات حملہ مجرمانہ میں عمر کی تعداد ۱۲ سال کیجاے- حاضرین نے سن بلوغت پر پہنچکر معاہدہ شادی کی تنسیخ کے خیال کی تائید کی اور انہیں اسبارہ میں نفاذ قانون کی ضرورت کا یقین دلایا گیا- مگر دکھایا گیا کہ ایسے قانون کی مخالفت مسئلہ ستی کی مخالفت سے بدرجہا بڑھکر ہوگی*

یہہ سچ ہی کیونکہ اگرچہ رسم ستی قانوناً موقوف کی گئی ہو مگر ابتک بہت لوگوں کا یہہ ہی خیال چلا جاتا ہی کہ رسم ستی ایک مقدس مذہبی رسم ہنود تھی اور گورنمنٹ نے اس کے مسدود کرنے میں مذہبی مداخلت جائز رکھی ہی- چنانچہ آفتاب پنجاب اُن عورتوں کو جو اپنے شوہر کی مردہ لاش کے ساتھ جل جاتی تھیں مقدس خیال ٹھہراتا اور یوں گویا اس رسم کے جواز کی در پردہ تعریف کرتا ہی- لیکن اسمیں شک نہیں کہ ہندوؤں کی چند پشتیں اور گذریں تو یہہ خیال بالکل بدل جائیگا*

ولایت میں عورتوں کا ایک بڑا چھاپہ خانہ ہی- جسمیں عورتیں ہی سب کام کرتی ہیں- جب یہہ کارخانہ قایم ہوا تو اسکی بہت مخالفت کی گئی لیکن عورتوں نے اپنی مستقل مزاجی کو نہیں چھوڑا- آخر نتیجہ یہہ ہوا کہ اس کارخانہ نے ترقی کی اور اب وہ سر سبزی ہی کہ سب کو حیرت ہی- اسمیں بکثرت عورتیں حصہ دار ہیں اور ہر ایک حصہ دار عورت کی سالانہ آمدنی ساٹھ پونڈ سے چھ شلنگ ہی- یہہ کارخانہ دن بدن ترقی کر رہا ہی اور عنقریب یہہ دیکھا جائیگا کہ اُنسے مردوں کے کئی کارخانے مات کر دیئے* پٹیالہ اخبار

مہر نیمروز- اکتوبر سے ظاہر ہوتا کہ مسٹر ہنوے ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے ہر چند اتناعی سرکیولروں کے اجرائے سے انکار کیا ہی اور اپنے اوپر سے اُنکا الزام اُتارا ہی کہ دفتر ایجنسی سے یہہ سرکیولر جاری نہیں ہوئے لیکن امرت بازار پتریکا نے اسکی تصحیح کا بیڑا اُٹھایا ہی اور وہ اس امر پر اصرار کرتا ہی کہ یہہ سرکیولر مسٹر ہنوے نے جاری کئے ہیں اور اُنکی پیشگاہ سے ہی ریاستوں کو عدم شمولیت انڈین نیشنل کانگریس کی ہدایت کی گئی ہی اور زور ڈالا گیا ہی- امرت بازار پتریکا اس بات پر جما ہوا ہی اور کہتا ہی کہ ہم اُن سرکیولروں کو صحیح تصور کرتے ہیں اور اُنکے صحیح ہونیکی شہادت براہ راست ہمارے پاس موجود ہی اور ہم گمنام نامہ نگاروں کی وجہہ سے

دیا یقین کم نہیں کرسکتے کہ جن تحریروں میں گورنمنٹ سے مقابلہ کیا گیا ہی اور گورنمنٹ کو بھی قطعی کارروائی اختیار کرنے میں کوئی عذر نہیں رہا۔ دیکھئے اسکا کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہی ✦

روس اپنی مخالفت دربارہ انگلستان صاف اور شدید طور پر ظاہر کر رہا ہی۔ وہاں کا نیم سرکاری اخبار زور دیتا ہی کہ روس اور فرانس متفق ہوکر انگلستان کی طاقت کو توڑیں تاکہ وہ چین میں بال و پر نہ پھیلانے پاوے اور مشرق میں اُسکی اکڑفوں بیجا دیکھئے ایسی تحریروں سے انگلش گورنمنٹ کا کیا بگڑتا ہی ✦

بحث مذہبی کے دنگل کا بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور جو تذکرہ لکھا گیا تھا اسکے انعقاد کے واسطے جو درخواست گذری تھی بقول آفتاب پنجاب سرکار نے نامنظور فرمائی۔ منصف صاحبان کا پہلے ہی ارادہ نہ تھا۔ لہذا اُنہوں نے بھی اس حکم کو غنیمت سمجھکر فریقین کو جواب دیا۔ اب دونوں فریق یعنی مقلد اور غیر مقلد صاحبان اپنی اپنی جگہہ اظہار شیخت فرماتے پھرتے ہیں۔ ایک فریق کہتا ہی کہ اگر یہہ جلسہ مباحثہ کا منعقد ہو جاتا تو ہم غیر مقلد صاحبوں کو اُسوقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اپنی زبان سے ہی اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرلیتے۔ فریق دویم کہتا ہی کہ افسوس حق و باطل کے فیصلہ اور فریقین کے اوڑنے کا پبلک اور منصف صاحبوں کو موقع نہ ملا ورنہ ممکن ہی نہ تھا کہ مقلدین کو بجز اپنی غلطی تسلیم کرلینے اور کچھ بھی چارہ ہی پڑتا۔ ایک فریق دوسرے کو کافر اور ملحد بناتا پھرتا ہی ✦

مہر نیمروز ناقل ہی کہ برہمنان دہلی نے ایک پنچایت کوچہ بالی رام میں اس امر کے لئے فراہم کی کہ ولایتی قند کو بالکل ترک کردینا چاہیے اور چونکہ یہہ قند اب اور کھانڈوں میں بھی ملایا جاتا ہی اس لئے تمام کھانڈ اور بازاری مٹھائی بالکل چھوڑدی جاوے تا وقتیکہ پھر کسی اور پنچایت میں اس کا پورا پورا انتظام نہ ہو جائے۔ لہذا کل لوگوں کے دستخط ہوگئے ہیں ✦

علاقہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک کھتری کے گھر ایک لڑکی کو بیاہنے کے لئے دو برادریوں میں۔ لڑکی کا والد لڑکی کو ایک جگہہ بیاہنا چاہتا تھا۔ مگر لڑکی کی ماں دوسرے گھر بیٹی دینا چاہتی تھی۔ آخر مرد کی رائے غالب آئی اور لڑکی حسب منشا خود بیاہ دی۔ حضرت کی بیوی کو اس ناکامی پر اسقدر رنج ہوا کہ اپنے شیرخوار بچہ کو غضب میں آکر زمین پر دے مارا۔ غریب شیرخوار کی کیا بساط تھی گرتے ہی مرگیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سنتے ہی موقع پر گئے تھے دیکھئے انجام کیا ہوتا ہی ✦

لکھنؤ میں جسقدر امن و امان اور اتفاق تھا افسوس ہی کہ اُسیقدر آجکل خوفناک مقام ہو رہا ہی۔ مذہبی جوش شیعوں میں اس درجہ کا ہی جسکا روکنا مشکل ہی۔ بسا سپتمبر کو مسٹر کاپ صاحب مجسٹریٹ لکھنؤ نے نہایت بے اتفاقی سے شیعوں کا جواب خارج کیا اور اس موقعہ پر تقریباً تین چار سو مستغیث آدمیوں کا مجمع تھا۔ دفعتاً آگ کی مانند بھڑک اُٹھے اور منتشر ہوتے ہی ایک عام ناراضی پھیل گئی۔ اول تو اُس کتاب کے شائع ہوتے ہی عام ناراضی پھیلی ہوئی تھی دوسرے اس حکم نے پورے جوش کے ساتھ ابھار دیا۔ حکام بالادست کوشش کر رہے ہیں کہ یہہ فتنہ فرو ہو جو مسٹر کاپ مجسٹریٹ کی غلط فہمی سے واقع ہوا۔ مُدعیان درکنار اب تو ایک مُلک مدعی ہوگیا ہی ✦

مسمی نراین سنگھ محلہ بیگم گنج نے نتھو و گھسیٹے و بھیا لعل و اجو و چھا پرشاد پر سرقہ بالجبر کا استغاثہ دایر کیا کہ مسیان مذکور رات کے وقت میرے گھر میں آئے اور میری عورت کو رسی سے باندھکر اُس کا زیور اور کل سامان خانہ داری اور کپڑے اُٹھا کر لے گئے جو قیمتی رسہ روپیہ کے ہونگے۔ نیاز محمد خان تھانہ دار چوک نے بعد تحقیقات معلوم کیا یہہ کل اسباب مستغیث نے اپنے مکان کی کوٹھڑی میں دفن کردیا ہی جسکا پتہ اُسی کی بیوی نے دیا جسکی نسبت یہہ بیان ہوا تھا کہ اُسکو باندھکر زیور اوتار لیا حالانکہ یہہ سب کارروائی حضرت مستغیث صاحب کی تھی۔ مستغیث زیر نگرانی ہی ✦

چند روز گذرے ہیں کہ ایک شخص نے ڈپٹی مجسٹریٹ ملتان کے روبرو آکر بیان کیا کہ میں رات کو دو خون کرکے سیدھا رپورٹ کرنے کے لئے عدالت میں حاضر ہوا ہوں۔ مگر جلدی سے لمبا راستہ طے کرنے کے باعث بھوک سے مرتا ہوں۔ جلدی کچھ کھانے کو دلوائیے اور حکم دیجئے کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ عدالت نے یہہ عجیب حال سنکر اُسکا اظہار قلمبند کیا۔ جسمیں اسنے تحریر کرایا کہ مجھے اپنی عورت کی عصمت کی نسبت شک تھا۔ اور میں ہمیشہ موقعہ کا متلاشی رہتا تھا حسن اتفاق سے قتل کے روز میں نے اُسکو ایک غیر شخص کے ساتھ سوئی ہوئی پایا اور مسرت سے اُنکی قتل پر آمادہ ہوا۔ پس معاً کلہاڑی سے دونوں کا کام تمام کیا۔ صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کو حوالات میں بھیجدیا۔ اور جب اس حادثہ کی تحقیقات کرائی تو امور متذکرہ کی پوری پوری تصدیق ہوگئی اب ملزم بجرم قتل زیر حراست ہی ✦

ہمنے سنا ہی کہ کرنل آر۔ پی نسبٹ صاحب سی آئی ای رزیڈنٹ کشمیر آیندہ نومبر میں انگلستان جانے کے لئے رخصت حاصل کیا چاہتے ہیں۔ اگر یہہ سچ ہی تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ اُنکی یہہ علیحدگی تھوڑے عرصہ کے واسطے ہوگی اور ان کے جانشین کوئی ایسے صاحب منتخب ہونگے جو اُنکے انتظام کی نیوں کو اُنکے ڈھنگ پر ترقی دینے کی کوشش کرینگے جو اُنہوں نے اسوقت اختیار کر رکھا ہی ✦

سٹیٹ ریلوے راولپنڈی کے دفتر میں جو ایک عیسائی بیوہ مقرر ہوئی تھی۔ اُسکو اعلیٰ گورنمنٹ حکام نے ناپسند کیا ہی۔ اسلئے اُسکو ملازمت کے اختتام کی نسبت نوٹس دیا گیا ہی۔ اسکو بموجب شرائط سٹیٹ ریلوے والنٹیر ہونے کے لئے اقرارنامہ پر دستخط کرنا لازم تھا۔ مگر ہمکو معلوم نہیں کہ آیا وہ بھی بریگیڈ میں بھی شامل ہوئی یا نہیں ✦

ملکوں اور ملک شہروں کی مختصر خبریں

روس کے شہزادے جو ہندوستان میں بطور سیر تشریف لانیوالے ہیں بائیس برس کے ہیں اور کاسک فوج کے افسر بھی ہیں +

ولایت میں سخت کوشش ہو رہی ہی کہ ہندوستان میں صغیر سنی کی شادی کی رسم موقوف کیجائے اور یقین ہی کہ اسمیں ضرور جلد کامیابی ہوگی +

زار روس کے ولیعہد عنقریب سلطان روم کی مہمان نوازی اختیار کرینگے - روس میں شور مچ رہا ہی کہ انگلستان ایران میں اپنا رعب جما تا ہی +

سلطان روم نے مظالم بلگیریہ کی تحقیقات کے لیے رضا پاشا رئیف بیگ ارتن پاشا سیواس پاشا زہیر پاشا کو مقرر کیا ہی +

برلن میں ایک جرمن لڑکی کو سانڈوں سے لڑنیکی تعلیم دیگئی ہی اور اب وہ ایسی مشاق ہی کہ ایک ایک ہاتھ سے دو مضبوط بیلوں کو پکڑ کر بٹھا دیتی ہی - اسکا تماشہ دیکھنے کیلئے ہزاروں آدمی جمع ہوتے ہیں +

سنگھائے میں اسقدر بیماری پھیلی ہوئی ہی کہ اسوقت اٹھارہ سو لاشیں یونہیں پڑی ہوئی ہیں معلوم نہیں کہ فرانسیسی کانسل اسکے دفعیہ کیواسطے کیا کر رہے ہیں +

گوآ علاقہ پرتگیزی میں جو بلوہ عظیم ہوا ابتک وحشتناک خبریں اسکی نسبت آتی ہیں - بہت سے آدمی مقتول و مجروح ہوئے ہیں +

ممالک متحدہ امریکہ میں بینکوں کی تعداد ۹۰۰۰ بیان کی گئی ہی - ان بینکوں کا سرمایہ مجموعی بارہ ارب روپیہ کے برابر ہی +

آسٹریا کا جنگی جہاز تارس نامی بحیرۂ اسود میں ٹکرے ٹکرے ہو گیا - اس جہاز پر ۶۷ - آدمی سوار تھے وہ سب غرق بحیرۂ اسود ہوئے +

لنڈن کے باشندوں نے ہندوستان کی کپاس کے خلاف جلسہ کیا ہی - وہ شاکی ہیں کہ اسمیں آمیزش بہت ہی - دھوکہ کھیلا جاتا ہی - افسوس کی بات ہی کہ ہندوستان کے بیوپاری سب چیزوں میں آمیزش کرتے ہیں +

خانصاحب لالپورہ بغیر ملاقات امیر کابل رستے سے لوٹ آئے - انکو خبر ملی کہ امیر صاحب اُنسے سختی کرینگے باین خوف کابل کو نہ گئے +

امیر کابل کی نسبت بڑی گرم افواہ ہی کہ اب وہ گورنمنٹ انگلشیہ کا خیرخواہ نہیں رہا ہی - اُسنے باوجود دیسر یگل نہایش کے ایک مسلمان پوسٹ ماسٹر کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور ایک معزز ہندو کی داڑھی کے بال نچوائے!

فساد کیمبے میں جو تین سو اشخاص مجمع ناجایز میں شامل ہونیکے باعث گرفتار ہوئے تھے اُنمیں سے ۱۷۰ رہ گئے ہیں +

بمبئی کے میونسپل ٹکس کلکٹر کو بجرم غبن بقول ہمدرد تین سال قید بامشقت کی سزا ہوئی +

خیال کیا جاتا ہی کہ بمبئی کے حجاموں نے اگرچہ انکار کے بیوؤں کا سر مونڈنا موقوف کیا ہی - مگر یہہ کارروائی بند نہ ہوگی - کیونکہ یہہ کام برہمن خود کرنے پر آمادہ ہیں! +

دہلی ۵ - اکتوبر - بوقت صبح پولیس نے مجمع قلب سازی کے دو شخص کو نہایت چالاکی کے ساتھ گرفتار کیے جنکے پاس کسیقدر غیر مکمل روپیے برآمد ہوئے - اور تعجب کی بات ہی کہ تعزیرات ہند کی ایک جلد بھی انکے پاس تھی +

۱۰ - **اکتوبر** کو مسٹر وار برٹن کی والدہ کی نسبت الفاظ ناشایستہ استعمال کرنیکے جرم میں سردار دیال سنگھ صاحب پروپرائٹر پر اڑھائی ہزار اور بابو ستیل کانت اڈیٹر پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا +

دوست ہند بھیرہ لکھتا ہی کہ ضلع متھرا میں ڈاکوں نے اپنے ارادہ سے اطلاع دیکر گانوں کو لوٹا +

دہلی سے متھرا تک ریلوے تیار ہونیکی تجویز کو گورنمنٹ نے منظور کر لیا - امید ہی کہ عنقریب ریلوے تیار ہو کر دہلی اور متھرا کے آنے جانیوالوں کے لئے یہہ سیدھا راستہ کھلیگا +

گوالیار کے جینیوں نے حضور وایسرائے کو مذہبی دست اندازی کے خلاف عرضی دی ہی - گوالیار کے ہندو اور ریاستی حکام انکے بوان پارسناتھ کو بازار میں نکلنے دینا نہیں چاہتے ہیں +

۲۷ - اکتوبر کو وایسرائے کے روبرو جو پریڈ ہوگی اسمیں مہاراجہ صاحب الور اپنی فوج کے بذات خود کمانڈنگ آفیسر ہونگے جسمیں ہم بوثوق کہہ سکتے ہیں کہ پوری پوری کامیابی ہوگی +

بقول ہمدرد پایونیر کو شک ہی کہ مدراسی فوج کے کام کے لایق ہیں - وہ پوچھتا ہی کہ کیا کوئی شخص مدراسیوں کا مداح اسبات پر بحث کر سکتا ہی کہ لڑائی میں مدراسی یورپین فوج کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ +

مرشدآباد میں شیعہ اور سنیوں میں سخت نا اتفاقی پھیلی ہوئی ہی - چار سنیوں کو بعلت ہنگامہ ۱۴۰ دفعہ تعزیرات ہند کی رو سے جرمانہ کی سزا ہوئی شیعوں کے سات آدمی مجرم خلاص ہوگئے +

مہاراجہ کوچ بہار کی فضول خرچی کے اخبار شاکی ہیں - اُنکے مسند نشین ہونیکے وقت خزانہ میں ۴۰ لاکھ روپیہ جمع تھا - اب خزانے خالی ہیں - گورنمنٹ نے انکی شرایط کے مطابق ریل بنانے کے لئے قرض دینے سے انکار کیا +

مرادآباد میں ایک اسٹامپ فروش پر جرم قایم ہوا ہی کہ اُسنے آٹھ سو ننانوے روپیہ کے نوٹ غایب کر دیئے ہیں +

فیروزپور - ایک عورت نے خانگی تنازعہ پر اپنے

اپنا خاوند کو بڑی بیرحمی سے ایک بسولے سے مار ڈالا اور صحن میں دفن کر دیا۔ تین روز بعد جب بدبو پھیلنے لگی تو خود افشائے راز کر دیا +

انبالہ کے دولتمند صراف بنوں مل کی دوکان اور مکان کی تلاشی کے علاوہ اسکو پولیس نے کچھ عرصہ تک حوالات میں رکھا تھا۔ اسپر صراف موصوف نے صفدر جنگ صاحب کوتوال پر حبس بیجا کا دعویٰ کیا ہی +

امرتسر میں مدرسہ دایہ گری ترقی اور رونق پر ہی۔ کہتے ہیں کہ یہہ کام مسلمان عورتیں بہ نسبت ہندو عورتوں کے عمدہ اور بہتر سیکھتی ہیں +

ہفتہ مختتمہ ۲۳ - اگست پنجاب میں ۱۴ ہزار ۲ سو ۸۰ - آدمی فوت ہوئے - ہیضہ سے ۷ - ۳ - چیچک سے ۴ ۸ بخارات سے ۱۰۱۵۲ - اسہال سے ۸ ۸ ۴ - سانپوں سے ۴۳ کتوں کے کاٹنے سے ۳ - دیگر تمام بواعث سے ۲۶۵۴ فوت ہوئے +

لاہور میں کتوں پر ایک روپیہ سالانہ ٹیکس لگانیکی تجویز تمام ہندوستان میں جاری ہو تو بہت مفید انتظام ہوگا - آوارہ گرد کتوں سے انسانوں کی جان بچیگی - اور کتوں کا شمار بھی کم ہو جائیگا +

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ میر مجلس - مسٹر ایم دایلی صاحب - لالہ راجہ داس صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب بابو شب سرنداس صاحب - لالہ گوپی مل صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - منشی وجیہ الدین صاحب - چودھری علی بخش صاحب - سید غلام محمد صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب - ڈاکٹر بھگوان داس صاحب ممبران - واقع ۲۰ - اگست ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ - کاغذات منظوری کام جو بغرض منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے

۱ بابت مرمت چوکنہ ہائے نالی محلہ بند ضمی بہ تعداد - } ۱۳۲/۵

۲ مرمت نالی محلہ لوگھرہ واقع طویلہ المتونی الہ - ۱۲/

۳ کھدوائی نالی خام متصل کوٹھی شہزادہ صفدر جنگ صاحب - } ۹/۶م

تجویز ہوئی کہ یہہ جملہ تخمینہ جات منظور کئے جاویں +

نمبر ۲ تیاری دیوار جدید باغیچہ تکیہ سبیل شاہ والہ متعلقہ باغیچہ میونسپل و تخمینہ جنگلہ تار -

دیوار جدید کا	جنگلہ تار
مالعہ	اللعہ

تجویز ہوئی کہ جدید اسٹیمیٹ جنگلہ چوبی کا پیش ہو +

نمبر ۳ - پورہ کوٹ سڑک لنکر بازار پنہاریاں

تجویز ہوئی کہ تا تیاری نالی کلاں کام ملتوی رہے +

نمبر ۴ - پلاسٹر و کام تار کول دیوار ہا زنانہ شفاخانہ و رپورٹ اہلمد کہ اسکام کیلئے کوئی بجٹ نہیں روپیہ منتقل ہوکر اسکام میں خرچ ہو سکتا ہی - تجویز ہوئی کہ یہہ معاملہ رپورٹ کیلئے سپرد سب کمیٹی شفاخانہ کے ہو +

نمبر ۵ کاغذات منظوری ۱/۳۲م بیشی خرچ سڑک چوڑا بازار علاوہ ال مالعہ منظور شدہ - تجویز ہوئی کہ بیشی اسٹیمیٹ ۱/۳۲م منظور کیجاوے بجائے لعہ جرمانہ کے صرف عہ وضع کرے جاویں اور بقایا دیا جاوے +

نمبر ۶ - تخمینہ تیاری پاخانہ جدید حسب ہدایت صاحب کمشنر بہادر فی احاطہ بابت ہر دو حصہ مردانہ و زنانہ مالعہ - تجویز ہوئی کہ تا انتظام خرید زمین کے یہہ کام ملتوی رہے +

نمبر ۷ - کاغذات منظوری بیشی خرچ للعہ جو علاوہ مبلغ للعہ اسٹیمیٹ سابقہ کی نسبت بڑھانے کار کے زیادہ خرچ ہوگا - تجویز ہوئی کہ بیشی خرچ للعہ منظور کی جاوے +

نمبر ۸ - کاغذات منظوری نیلام ٹھیکہ گھاٹ کوڑہ برساتی بمقابلہ مماسے راز ۱۵ جولائی ۱۸۹۰ء لغایت ۱۵ - اکتوبر ۱۸۹۰ء واسطے سہ ماہ اس شرط پر کہ ہر روز گڈہ موقع پر حاضر رہکر کوڑہ لیجاوینگے بصورت خلاف غیر حاضری عہ یومیہ جرمانہ دینگے - اور بعد سہ ماہ کے کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ بصورت ضرورت زیادہ تین ماہ کے بھی گڈہ مشتریان کے حاضر رکھے - اور نسبت سال گذشتہ کے مالعہ کی بیشی ہوئی - تجویز ہوئی کہ نیلام منظور ہی مطابق اسکے عمل ہو +

نمبر ۹ - رپورٹ انسپکٹر مذبح خانہ متعلقہ نیلام کرنے استخوان ہائے مذبوحی خانہ غربی بمقابلہ سہ سال از یکم اگست ۱۸۹۰ء لغایت اخیر جولائی ۱۸۹۱ء بنام امام بخش و میراں بخش قصابان - تجویز ہوئی کہ مسٹر ایم دایلی صاحب و خواجہ حسن شاہ صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر نیلام استخوان کا تمام کرکے رپورٹ پیش کریں +

نمبر ۱۰ - درخواست مسٹر اوڑج صاحب بمراد ملنے انعام عوض خدمت سابقہ سر دفتری میں کی بحوالہ میونسپل اشتہار نمبر ۶ - ۷ ۴ - تجویز ہوئی کہ شل ڈسٹرکٹ کمیٹی لعہ کا دیا جانا منظور کیا جاوے اور منظوری اسکی گورنمنٹ سے باضابطہ منگوائی جاوے +

نمبر ۱۱ - کاغذات وصول کئے جانے بقایا رقم ٹھیکہ یکہ خانہ از محمد پناہ ٹھیکہ دار بہ تعداد مالعہ در رپورٹ میونسپل سکرٹری جو امر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دریافت فرمایا تھا اسکا جواب کمیٹی نے نہیں دیا بلکہ رقم کرکے مالعہ کا مطالبہ شروع کر دیا جسکے دینے سے اب محمد پناہ انکاری ہی - تجویز ہوئی کہ اس ٹھیکہ دار کو بابت فیس گھاس کے عذر تھا مبلغ مالہ کمیٹی نے مجرا دیدئے ہیں اب بھی ٹھیکہ دار ادائیگی اس روپیہ کی نہیں چاہتا - لہذا تجویز ہوئی کہ زر بقایا حسب دفعہ ۱۷۲ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء بارسال روبکار بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع وصول کی درخواست کیجاوے + (باقی پھر)

غزل

ذھیر - از بیاس

عجب ہی حالت جہاں کی بدتر - کوئی ہی نالاں کوئی ہی مُضطر
نظر نہ آیا کوئی بھی خوشتر - فلک کے نیچے زمیں کے اوپر
کوئی ہی پہنے لباس ماتم - کوئی ہی رنج و محن کا ہمدم
کسی کو شادی کسی کو ہی غم - کسی کے گھر میں بپا ہی محشر
عجب ہی دُنیائے دار فانی - یہاں ہر اک شئے ہی آنی جانی
کہیں ہی آمد کہیں روانی - اجل کھڑی ہی سبھوں کے سر پر
جہاں میں غافل نہ ہو عزیزو - یہاں ہو کر دن ذرا تو سوچو
یہہ ایک مکتب ہی کچھ تو سیکھو - کہ وقت آتا نہیں ہی پھر کر
نفع نہ دیگی یہاں کی دولت - نہ کام آویگی شان و شوکت
ہی چند روزہ جہاں کی عزت - عبث ہی ناز و غرور اسپر
یہاں سے ہوگا ضرور جانا - وہاں سے ہوگا نہ پھر کے آنا
جو آج کرنا ہی کرلے دانا - کہ موت آتی نہیں ہی کہکر -
خدا سے اب دل لگاؤ اپنا - یسوع کو رہبر بناؤ اپنا
اُسی کو حال اب سُناؤ اپنا - ذھیر سچا وہی ہی رہبر و

ضرورت

لیڈی سینڈیمن گرلس سکول کوئٹہ بلوچستان کے لئے ایک لیڈی معلمہ کی ضرورت ہی - جو اُردو اور گورمکھی یا ہندی پرائمری جماعتوں کو پڑھا سکے تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار - کوئٹہ تک سفر خرچ دیا جائیگا درخواستیں معہ اسناد بنام جمعیت رائے سکرٹری کوئٹہ آنی چاہئیں +

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام - لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہوگیا ہی - اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار عام نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہی - یہہ انتظام بھی کیا گیا ہی کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو - "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں - "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہی +

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک عہ (بارہ روپیہ) مقرر ہی - اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ للعہ (چھہ روپیہ) معہ محصولڈاک ہی +

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں - بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا - اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا +

راقم - مہتمم اخبار عام - لاہور

اشتہار

چرچ مشن سکول بنوں کے لئے ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہی جو انگلو ورنیکلر جونیر سند یافتہ ہو - تنخواہ ۲۵ سے ۳۰ تک ملیگی - اور تمام درخواستیں معہ نقل اسناد بخدمت جناب منیجر مشن سکول بنوں آنی چاہئیں - عیسائی کو بہ نسبت اور مذہب والے کے ترجیح دیجائیگی +

المشتہر ماسٹر غجن ہیڈ ماسٹر مشن سکول بنوں

لوکل

لالہ رتن چند چوپڑہ نے بتقریب شراد ھ لدارام برہمن کو جو حلوائی کا کام کرتا ہی واسطے تیار کرنے پوری کچوری وغیرہ کے صبح کے آٹھ بجے قبل اپنے کچہری کو جانیکے کہا مگر برہمن مذکور وقت مقررہ پر باوجود وعدہ دینے کے نہ پہنچا تو رتن چند نے اَور حلوائی کو بلا کر کھانا پکوا لیا - جب شام کو لالہ جی کچہری سے واپس آتے تھے تو راستہ میں لدارام اور اُسکے بیٹے نے اُنکو پکڑ کر کہا کہ نیوتہ تمنے ہمکو دیا اور دوسروں کو جما دیا - لالہ جی بولے کہ میںنے جیمنے کا نیوتہ نہیں دیا لیکن پکوانے کیلئے تمہیں بلایا تھا تم بروقت نہ پہنچے پس دوسرے حلوائی سے کام کرا لیا اور جنکو شرادھ کا نیوتہ دیا تھا انہیں جما دیا - اسپر اُن لوگوں نے غصہ میں آکے لالہ صاحب کی خوب گت بنائی سر سے خون بہنے لگا - لالہ جی نے فوراً دونوں باپ بیٹوں پر نالش کردی مقدمہ خواجہ احسن شاہ آنریری مجسٹریٹ کے سپرد ہوکر برہمنان مذکور پر فرد جُرم لگائی گئی صفائی کے گواہ طلب ہوئے ۴ تاریخ فیصلہ کی مقرر ہوئی - دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہی - یہہ وہی مثل ہوئی کہ "مان نہ مان میں تیرا مہمان" - برہمن شرادھ جیمنے کیلئے دھرنی دیتے اور سر پھوڑتے پھرتے ہیں +

ایک لالٹین جو بمطابق عرضی راجمیداس کے بہ تصدیق محلہ داران ممبر حلقہ نے منجملہ ۱۶ لالٹینوں منظور شدہ کے لگانا حکم دیا تھا اُسکے خلاف ظہور میں آیا اس لئے یہہ معاملہ مناسب ہی کہ جنرل کمیٹی میں پیش ہوگا - شاید ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے حضور میں پیش ہوکر طے ہو - کیونکہ جو موقع راجمیداس بیان کرتا ہی نہایت ضروری ہی +

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں کمیٹی کا ابتک کوئی معاملہ توجہ نہیں دلایا گیا - اُمید ہی کہ اب بذریعہ سیول وملٹری گزٹ صاحب ممدوح کے ملاحظہ سے بہت امورات گذرینگے +

جدید سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے حضور سے بعد منظوری کمشنر صاحب بہادر لالہ نتھو مل سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے +

شہر میں قمار بازی بہت کثرت سے ہوتی ہی پولیس اسکا جلد نوٹس لے - تیوہار دیوالی عنقریب ہی - ایسے موقع پر وارداتوں کا اندیشہ ہی +